عرب جمہوریہ مصر ۴ ربیع اول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۳۰ ستمبر ۲۰۲۲ء

آمد مصطفی ﷺ

ہر سال ربیع الاول شریف کے مہینے میں سرکار ﷺ کی پیدائش کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جس سے فکریں مہک مہک جاتی ہیں اور قلب وروح بادِ صبا کے جھوکوں سے جھوم اٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی پیدائش صرف ایک انسان کی پیدائش نہیں تھی، بلکہ اپنے آپ میں ایک مکمل امت کی پیدائش تھی، جس کے وجود سے کائنات مکمل ہو گئی اور دنیا جگمگا اٹھی۔ چنانچہ خود نبی ﷺ نے اپنی پیدائش کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، اپنے بھائی عیسی کی بشارت ہوں۔ جس وقت میری ماں کے رحم میں (میرا نور آیا) تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے رحم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے شہر بُصری کے محلات جگمگا اٹھے۔

ہمارے نبی ﷺ پوری روئے زمین پر سب سے اعلی حسب ونسب والے تھے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ" "اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان آپ کا گھومنا پھرنا بھی (ملاحظہ کرتا ہے)" [شعراء:۲۱۹] ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "سجدہ کرنے والوں" سے مراد صلبی باپ دادا ہیں، یعنی حضرت آدم و نوح اور ابراہیم سے لے کر (حضرت عبد اللہ) تک آپ کے آباو اجداد۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اللہ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، کنانہ میں سے قریش کو چنا، قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے چن لیا۔" ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر (عرب وعجم) میں جو سب سے بہتر تھا مجھے اس میں سے بنایا اور جب قبیلے کی باری آئی تو ان میں سب سے افضل قبیلے میں مجھے بنایا، پھر جب گھرانے کی باری آئی تو سب سے افضل گھرانے میں مجھے پیدا فرمایا۔ میں روح کے اعتبار سے بھی ان میں سب سے افضل ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی ان میں سب سے افضل ہوں"

نبی ﷺ کی پرورش یتیمی کی حالت میں ہوئی، کیوں کہ ابھی آپ شکمِ مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا، پھر جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ لیکن آپ کے رب نے آپ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اس نے آپ کی بہترین تربیت کی اور آپ کے لیے ایک محفوظ ٹھکانہ بنایا۔ ارشاد باری تعالی ہے: "أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى" "کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا، تو پناہ دی؟" [ضحی:٦] اسی طرح اس نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کے لیے اسباب بھی فراہم کیے، چنانچہ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آپ کے دادا حضرت عبد المطلب نے آپ کی پرورش کا ذمہ اپنے سر لیا اور آپ پر اپنی ساری محبتیں نثار کر دیں۔ ان کے بعد آپ کے چچا حضرت ابو طالب نے آپ کی ایسی کفالت فرمائی، جس کی نظیر دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔

نبی ﷺ کی زندگی اعلان نبوت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی ظاہری و باطنی اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ عزت و شرف والی زندگی رہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اخلاق میں بھی سب سے افضل تھے، چہرے مہرے میں بھی سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے، سب سے اچھے پڑوسی تھے، آپ کی باتیں سب سے زیادہ سچی ہوتی تھیں اور بد اخلاقی تو آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "زمانۂ جاہلیت میں جو بری چیزیں رائج تھیں، کبھی اس کا خیال بھی میرے دل کے پاس سے نہیں گزرا" آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اخلاق کی سچی تصویر کشی فرمائی ہے: آپ محتاجوں کا سہارا بنتے ہیں، ناداروں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں، حوادث کا شکار ہوئے لوگوں کو سہارا دیتے ہیں! رب نے سچ ہی فرمایا ہے: "اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ" "اللہ بہتر جانتا ہے کہ اسے اپنی پیغمبری کے (منصب کے لیے) کسے چنتا ہے" [انعام:١٢٤]

نبی ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے ہی اپنے عمل کے ذریعہ وہ مثبت راہ ہمیں دکھا دی تھی جس پر آگے چل کر ان کے ماننے والوں کو چلنا تھا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے معاشرے کے چند بہت اہم واقعات میں خود بنفسِ نفیس حصہ لیا! چنانچہ آپ نے اس معاہدے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کو "حِلف الفضول" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی قوم کے افراد کے درمیان یہ معاہدہ اس بات پر ہوا تھا کہ سب ایک ساتھ مل کر مظلوم کی مدد کریں گے، حق کا دفاع کریں گے،

مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔ آپ ﷺ نے اس معاہدہ پر اپنی رضا ظاہر کرتے ہوئے فرمایا: "اگر اسلام میں بھی مجھے کوئی اس کی پیش کش کرتا تو میں قبول کرلیتا۔

برادرانِ اسلام!

نبی کریم ﷺ نے اپنی قوم کے ساتھ مل کر کعبہ شریف کی تعمیرِ نو میں بھی حصہ لیا، آخر میں ان کے درمیان اس بات کو لے کر ٹھن گئی کہ حجرِ اسود کو کون اس کی جگہ پر رکھنے کا شرف اپنے نام کرے گا، قریب تھا کہ ان کے درمیان تلواریں نکل آتیں، اتنے میں یہ فیصلہ ہوا کہ جو سب سے پہلے یہاں پر آئے گا، اس کو سب لوگ اپنا فیصل مان لیں گے، وہ جو فیصلہ کرے گا سب کے لیے قابلِ قبول ہو گا۔ لیکن اللہ تعالی کو یہ منظور تھا کہ فیصل بننے کا شرف آپ ﷺ کو ملے، اس لیے آپ ﷺ اس دن سب سے پہلے وہاں پر داخل ہوئے، آپ کو دیکھ کر سب نے بیک زبان کہا: یہ امین ہیں، یہ جو بھی فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہو گا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ایک چادر لے کر آؤ! پھر جب وہ لوگ چادر لے آئے تو آپ نے فرمایا: اب حجر اسود کو چادر میں رکھو، پھر ہر قبیلے کا ایک آدمی اس چادر کا کنارہ پکڑ کر حجر اسود کو اٹھائے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب وہ لوگ اس کو اٹھا کر اس کی جگہ پر لے آئے، تو آپ ﷺ نے اس کو اپنے دست مبارک سے اٹھایا اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

پھر چالیس برس کی عمر میں نبی ﷺ کی بعثت ہوتی ہے، جس کے بعد سے انسانیت کی تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ جس میں انسانیت اخلاق کے ایک نئے اور سب سے خوبصورت چہرے سے روشناس ہوتی ہے! ارشاد باری تعالی ہے:" لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ" "بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالی کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے" [آل عمران:۱۶۴]. حضرت جعفر بن ابی طالب فرماتے ہیں: ہم ان کے

آنے سے پہلے جہالت میں جی رہے تھے، بتوں کی پرستش کرتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، قطع رحمی کرتے تھے، پڑوسیوں کا حق ادا نہیں کرتے تھے، طاقتور کمزور کو کھا جاتا تھا، ہم اسی اندھیرے میں جی رہے تھے، حتی کہ اللہ نے ہم میں سے ہی ایک رسول بھیجا، جس کے نسب سے ہم آگاہ تھے، جس کی صداقت کا ہمیں علم تھا، جس کی امانت وپاکدامنی کے ہم گواہ تھے۔ اس نے ہمیں ایک اللہ کی وحدانیت وعبادت کی طرف بلایا، اس نے ہمیں یہ دعوت دی کہ ہم اپنے آباؤ واجداد کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیں، بتوں اور پتھروں کی پرستش سے باز آجائیں۔ ہمیں سچ بولنے کا، امانت کا پاس رکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کا حکم سنایا۔ اور برائیاں کرنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ہڑپنے، پاک دامن عورت پر تہمت لگانے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں، نماز پڑھیں، زکاۃ ادا کریں، اور روزے رکھیں۔

اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ پر اپنے خزانۂ رحمت میں سے سب سے افضل واعلی درود وسلام نازل فرما!

ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!